حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ملفوظات حکیم الامت

اِدارہ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(061-4540513-4519240

بسلسلہ ___ الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ

ملفوظات حکیم الامت

جلد نمبر ۳

از

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

عنوانات

حضرت مولانا محمود اشرف عثمانی مدظلہ

استاذ الحدیث دار العلوم کراچی

ناشر:

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

061-540513
061-519240

E-MAIL: Ishaq90@hotmail.com // Website : www.Taleefat-e-Ashrafia.com

نام کتاب............ ''ملفوظات حکیم الامت'' جلد ۳

باہتمام............................ محمد اسحٰق عفی عنہ

تاریخ اشاعت.............جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ

مطبع.................. سلامت اقبال پریس ملتان

ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

ملنے کے پتے

☆ ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان
☆ دارالعلوم رحیمیہ پیر کالونی نمبر 1 فیضی علی روڈ ملتان
☆ ادارہ اسلامیات انارکلی، لاہور
☆ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
☆ مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ
☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
☆ یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
☆ دارالاشاعت اردو بازار کراچی
☆ صدیقی ٹرسٹ لسبیلہ چوک کراچی نمبر ۵

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح واصلاح کیلئے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اس کی اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔

تاہم چونکہ یہ سب کام انسان کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لئے پھر بھی کسی غلطی کے رہ جانے کا امکان موجود ہے۔

لہٰذا قارئین کرام سے گذارش ہے کہ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہوگا۔

(ادارہ)

علمی کاموں کے لئے خلوت درکار ہے

(ملفوظ ۴۰۶) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ میں مدت سے چاہتا ہوں کہ اور سب کام بند کر دوں اور صرف خدمت تربیت ہی کا کام رکھوں مگر میں اس وقت تک اس میں کامیاب نہ ہو سکا کیونکہ یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ جو ضروری کام ہو رہے ہیں ان کو کیسے بند کروں اور یہ غیر ممکن ہے کہ یہ سب کام بھی کرتا رہوں اور طالبین تربیت سے مجلس بھی گرم رہے۔ مجمع میں مجھ سے کام نہیں ہوتا۔ تنہائی اور یکسوئی میں کام کر سکتا ہوں۔ حتی کہ کام کرنے کے وقت کسی کا آ بیٹھنا میری گرانی کا سبب ہوتا ہے۔ ایک وکیل صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ میں تو مجمع میں بیٹھ کر کام کر لیتا ہوں میں نے کہا کہ وہ کام ہی کیا ہے یہاں تو دماغی کام ہے۔ وہاں نہ ترتیب مضامین ہے نہ تدقیق، نہ تہذیب، نہ رطب ویابس کی تلخیص یہاں تدقیق کی حاجت ترتیب کی حاجت تہذیب کی حاجت رطب ویابس کا فیصلہ غرضیکہ دماغی کام ہے جو مجمع میں بیٹھ کر نہیں ہو سکتا۔

بعض معصیت وقایہ کفر ہوتی ہے

(ملفوظ ۴۰۷) ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ جو نوکریاں ناجائز ہیں۔ ان کے کرنے میں مفسدہ ضرور ہے مگر جس کو حلال نوکری نہ ملے اسکے لئے نہ کرنے میں اس سے زیادہ اندیشہ ہے۔ اس لئے کہ افلاس سے بعض اوقات کفر تک کی نوبت آ جاتی ہے۔ تو یہ معصیت کفر کی وقایہ ہو جاتی ہے۔ اس وقایہ کی ایک جزئی یاد آ گئی کان پور کے علاقہ میں ایک گاؤں ہے گنجیر وہاں پر ایک مسلمان رئیس تھا۔ اس کا نام تھا ادھار سنگھ میں نے سنا تھا۔ کہ اس گاؤں کے لوگ آریہ ہونے والے ہیں۔ میں ایک مجمع کے ساتھ ان کی تبلیغ کے لئے وہاں گیا تھا۔ ادھار سنگھ سے بھی اس کا ذکر آیا تو اس نے جواب میں کہا کہ ہم آریہ کس طرح ہو سکتے ہیں۔ ہمارے یہاں تو تعزیہ بنتا ہے میں نے کہا تعزیہ بنانا مت چھوڑنا۔ بعض لوگوں نے مجھ پر اعتراض کیا میں نے کہا کہ تم نے غور نہیں کیا۔ یہ شخص جب تک تعزیہ بنائے گا۔ کافر نہ ہوگا۔ تعزیہ بے شک معصیت اور بدعت ہے مگر اس کے لئے تو یہ معصیت اور بدعت وقایہ کفر ہے۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمتہ اللہ علیہ ایک زمانہ میں اجمیر تشریف رکھتے تھے۔ اتفاق سے عشرہ محرم میں ایک مقام پر تعزیہ داروں میں اور ہندوؤں میں جھگڑا ہو گیا۔ کوئی درخت تھا وہاں کے سنی عمائد نے علماء سے استفتاء کیا کہ ہندوؤں کا اور تعزیہ داروں کا جھگڑا ہے۔ ہم کو کیا کرنا چاہئے۔ علماء نے جواب دیا کہ کفر اور بدعت کی لڑائی ہے۔ تم کو الگ رہنا چاہئے۔ پھر وہ لوگ مولانا کے پاس دریافت کرنے آئے۔ مولانا

محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ بدعت اور کفر کی لڑائی نہیں ہے۔ بلکہ اسلام اور کفر کی لڑائی ہے۔ کفار بدعت سمجھ کر تھوڑا ہی مقابلہ کر رہے ہیں وہ تو اسلامی شعار سمجھ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ جاؤ انکا مقابلہ کرو غرضیکہ تمام مسلمان متحد ہو کر لڑے فتح ہوئی تو ان چیزوں کو سمجھنے کے لئے فہم اور عقل کی ضرورت ہے۔ صرف ایک ہی پہلو پر نظر نہیں کرنا چاہئے۔ شعار اسلامی سمجھنے پر ایک واقعہ یاد آیا۔ کیرانہ میں زمانہ تحریک خلافت میں میری ایک مولوی صاحب سے گفتگو ہوئی۔ میں نے کہا کہ اور بات تو بعد میں ہوگی پہلے ترکوں کی سلطنت کو اسلامی سلطنت تو ثابت کر دیجئے تب دوسروں کو نصرت کی ترغیب دیجئے گا اور میں نے ان سے پوچھا کہ یہ بتلایئے کہ مجموعہ کفر اور اسلام کا کیا ہوگا کہا کہ کفر میں نے کہا کہ اب یہ بتلاؤ کہ ترکوں کی حکومت جو اس وقت ہے وہ شخصی ہے یا جمہوری کہا کہ جمہوری۔ میں نے کہا کہ اس میں جو پارلیمنٹ ہے وہ کفار اور مسلمانوں سے مرکب ہے۔ یا خالص مسلمانوں کی جماعت ہے کہا کہ مسلم اور کافر میں مشترک ہے۔ میں نے کہا کہ مجموعی کیا ہوا۔ پھر نصرت کیسی کیا غیر اسلامی سلطنت کی نصرت کراتے ہو۔ حیرت زدہ رہ گئے۔ کہنے لگے کہ یہ تو کچھ اور ہی نکلا۔ سارا بنا بنایا قصر ہی منہدم ہو گیا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ جواب نہ دے سکیں تو اپنے علماء اور لیڈروں سے پوچھ کر جواب دو۔ خاموش تھے بیچارے میں نے کہا کہ جاؤ جن کو مخالف سمجھتے ہو اور خشک ملا کہتے ہو۔ اس کا جواب بھی انہی کے پاس ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ پھر بھی انکی نصرت واجب ہے اس لئے کہ کفار تو اس کی اسلامی سلطنت ہی سمجھ کر مقابلہ کر رہے ہیں اسلئے اس وقت ترکوں کی نصرت اسلام اور مسلمانوں کی نصرت ہے۔ اس پر بے حد خوش ہوئے اور دعائیں دیں۔ اور مجھ کو خوشی میں کچھ نقد نذرانہ بھی دیا۔

حضرت شیخ الہند کا حضرت تھانوی کے بارے میں ایک قول

(ملفوظ ۴۰۸) ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ بعض لوگوں نے اسی زمانہ تحریک میں میری شکایت حضرت مولانا دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ سے کی کہ وہ اس تحریک میں شریک نہیں۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ ہم کو اس پر بھی فخر ہے کہ ایسی ہمت کا بھی ہمیں میں سے ہے کہ جس نے تمام ہندوستان بلکہ دنیا کی پرواہ نہ کی جو اس کی رائے میں حق ہے۔ اس پر استقلال سے قائم ہے۔ کسی دباؤ یا اثر کو ذرہ برابر حق کے مقابلہ میں قبول نہ کیا۔ پھر تحریک فرو ہونے کے بعد کثرت سے لوگوں کے خطوط طلب معافی میں آئے۔ میں نے لکھ دیا کہ معافی کے متعلق تو عذر نہیں بقول غالب

سفینہ جبکہ کنارہ پہ آلگا غالب　　خدا سے کیا ستم و جور ناخدا کہئے